لِيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى

امیر و مبلغ انچارج شیخ مبارک احمد
ادارہ تحریر امین اللہ سالک
مفتی احمد صادق

جمادی الثانی 1405 ھق — امان 1364 ھش

کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خبر احباب جماعت کے لئے انتہائی باعث مسرت ہوگی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور مدد کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام کتب (جو حضور نے اردو، فارسی اور عربی میں تصنیف فرمائی ہیں) اور ملفوظات کا سیٹ جو 46 جلدوں میں طباعت کے آخری مرحلہ پر ہے عنقریب احباب جماعت تک پہنچ جائے گا۔

سب سے پہلے کتب مسیح موعود علیہ السلام کی 23 جلدیں طبع ہو کر پہنچیں گی اور اس کے بعد ملفوظات کی 23 جلدیں۔

پہلی چار جلدیں انشاء اللہ تعالیٰ فروری کے آخر یا مارچ کے شروع تک امریکہ پہنچ جائیں گی اور بقیہ جلدیں یکے بعد دیگرے پہنچتی رہیں گی۔

روحانی خزائن کی ان 46 جلدوں کی قیمت صرف 175/- ڈالر (خرچ ترسیل ڈاک یہاں کے علاوہ ہوگا)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دیا ہوا یہ خزانہ ہم سب کے لئے علم و معرفت کا ایک سمندر ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں ہمارے لئے مہیا فرمایا ہے۔ اپنے لئے بھی اور اپنی اولادوں کے لئے یہ سیٹ محفوظ فرمالیں۔ ایک عرصہ سے یہ کتب نایاب تھیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے دوبارہ دستیاب ہو رہی ہیں۔

تمام احباب اس سیٹ کو حاصل فرمادیں اور اس چشمہ سے خود بھی اور اپنی اولادوں کو بھی سیراب کریں۔ براہ کرم اس اطلاع کے ملتے ہی براہ راست واشنگٹن بیت 175/ ڈالر کا چیک بجانب ہذا سیٹ بھجوادیں تاکہ بروقت یہ سیٹ سب گھروں میں پہنچ جائے

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

The Ahmadiyya Gazette and Annoor are published under the supervision of Maulana Sheikh Mubarak Ahmad, Ameer & Missionary Incharge. U.S.A., for the Ahmadiyya Movement in Islam, Inc., 2141 Leroy Place, N.W., Washington, D.C. 20008. Phone: (202) 232-3737

Printed at the Academy Printers, Rockville, Md., and distributed from Washington, D.C. 20008

Ahmadiyya Movement in Islam, Inc.
2141 Leroy Place, N.W.
Washington, DC 20008

کلام الامام امام الکلام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تازہ منظوم کلام

کرو تیاری بس اب آئی تمہاری باری

اے مجھے اپنا پرستار بنانے والے
جوت اِک پریت کی ہردے میں جگانے والے

سرمدی پریم کی آشام کو دھیرے دھیرے
مدھ بھرے سُر میں مدھر گیت سُنانے والے

اے محبت کے امر گیت سنانے والے
پیار کرنے کی مجھے ریت سکھانے والے

غمِ فرقت میں کبھی اتنا رُلانے والے
کبھی دلداری کے جھولوں میں جھلانے والے

دیکھ کر دل کو نکلتا ہوا ہاتھوں سے کبھی !
رس بھری لوریاں دے کے سُلانے والے

کیا ادا ہے مرے خالق مرے مالک مرے گھر
چھپ کے چوروں کی طرح رات کو آنے والے

راہ گیروں کے چھپر کھٹ میں ٹھکانہ کر کے
بے ٹھکانوں کو بنا ڈالا ٹھکانے والے

مجھ سے بڑھ کر مری بخشش کے بہانوں کی تلاش
کس نے دیکھے تھے کبھی ایسے بہانے والے

تُو تو ایسا نہیں محبوب کوئی اور ہوں گے
وہ جو کہلاتے ہیں دل توڑ کے جانے والے

تُو تو ہر بار سرِ راہ سے پلٹ آتا ہے
دل میں ہر سمت سے پَل پَل مرے آنے والے

مجھ سے بھی کبھی کہہ راضیۃً مرضیۃً
روح بے تاب ہے روحوں کے بلانے والے

اِس طرف بھی ہو کبھی کاشفِ اسرار نگاہ
ہم بھی ہیں ایک تمنّا کے چھپانے والے

اے مرے درد کو سینے میں بسانے والے
اپنی پلکوں پہ مرے اشک سجانے والے

خاک آلودہ پراگندہ زبوں حالوں کو
کھینچ کر قدموں سے زانوں پہ بٹھانے والے

میں کہاں اور کہاں حرفِ شکایت آقا
ہاں یونہی ہول سے اٹھتے ہیں ستانے والے

ہو اجازت تو ترے پاؤں پہ سر رکھ کے کہوں
کیا ہوئے دن تیری غیرت کے دکھانے والے

یہ نہ ہو روتے ہی رہ جائیں ترے در کے فقیر
اور ہنس ہنس کے روانہ ہوں رُلانے والے

ہم نہ ہوں گے تو ہمیں کیا کوئی کل کیا دیکھے
آج دِکھلا جو دکھانا ہے دِکھانے والے

چھین لے اِن سے زمانے کی زمام مالکِ وقت
بنے پھرتے ہیں یہ کم اوقات زمانے والے

چشمِ گردوں نے کبھی پھر نہیں دیکھے وہ لوگ
آئے پہلے بھی تو تھے آ کے نہ جانے والے

سُن رہا ہوں قدمِ مالکِ تقدیر کی چاپ
آ رہے ہیں مری بگڑی کے بنانے والے

کرو تیاری بس اب آئی تمہاری باری
یونہی ایام پھرا کرتے ہیں باری باری

ہم نے تو صبر و توکل سے گزاری باری
ہاں مگر تم پہ بہت ہو گی یہ بھاری باری

خلاصہ خطبہ جمعہ

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ یکم فروری ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورۃ الفرقان کی آیات ۵، ۶، ۷ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا إِفْكٌ افْتَرَاهُ وَأَعَانَهُ عَلَيْهِ قَوْمٌ آخَرُونَ سے لے کر إِنَّهُ كَانَ غَفُورًا رَّحِيمًا تک تلاوت کیں اور فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کوئی اعتراض ایسا نہیں ہوا جو پہلے انبیاء پر نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ حکومت پاکستان نے جماعت احمدیہ کے خلاف جو قرطاس ابیض شائع کیا ہے اس میں زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو انگریز کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اور لکھا کہ

"جدید محققین نے ثابت کر دیا ہے کہ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جو برطانوی سلطنت کے مفادات کے تحفظ کی خاطر لگایا گیا۔"

فرمایا ایک تحقیق جو انہوں نے اس ضمن میں پیش کی تھی اس میں لکھا کہ حکومت برطانیہ نے پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ کیا کہ ہندوستان کے لوگوں کو تابو میں رکھنے کے لئے ایک ظلی نبی کھڑا کیا جائے اور انگلینڈ کے ایک پریس کی شائع شدہ جس کتاب کا حوالہ دیا اس کے بارہ میں تحقیق کرائی گئی تو اس نام کی نہ کوئی کتاب ملی اور نہ ہی اس نام کا کوئی پریس ملا۔ یہ تو ان کے اعتراضات کے ماخذوں کا حال ہے۔

اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریز کی حد سے زیادہ تعریف کی ہے اور خود تسلیم کیا ہے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں حضور نے فرمایا

پہلی بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف تو ضرور کی ہے لیکن اس کی وجہ یہ تھی کہ انگریزوں سے پہلے سکھوں نے مظالم کو انتہا تک پہنچا دیا تھا حتیٰ کہ مسلمانوں کو اذان تک دینے سے روک دیا گیا اس کے بعد جب انگریز حاکم ہوئے تو انہوں نے امن قائم کیا اور مذہبی آزادی دی۔ ایسے حالات میں تعریف کرنا تو سنت انبیاء ہے بلکہ عام انسانی شرافت کا تقاضا ہے۔ فرمایا سکھوں کے ان مظالم کی داستانوں کا ذکر مسلمانوں کے علاوہ ہندوؤں نے بھی کیا ہے چنانچہ کتاب شیر پنجاب میں تلسی رام صاحب کا بیان ہے سکھوں نے انتہائی ظلم و ستم اور قتل و غارت کے کام کئے۔ اسی طرح کتاب "سوانح احمدی" مؤلفہ محمد جعفر صاحب تھانیسری صاحب میں حضرت سید احمد شہید بریلوی کا بھی یہی بیان ہے اور انسائیکلوپیڈیا آف سکھ لٹریچر میں بھی ان مظالم کے تذکرے موجود ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے دوسرے مسلمان لیڈروں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر اسے سایۂ خدا سے تعبیر کیا اور جس مہینے میں وہ فوت ہوئی اسے ماہ محرم قرار دیا۔ اسی طرح مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نے لکھا کہ مسلمانوں کی تمام حکومتوں حتیٰ کہ مصر اور عرب سے بھی یہ حکومت برطانیہ بہتر ہے۔ اور ماں سے زیادہ شفیق ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا انگلش گورنمنٹ اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں سے بہتر ہے مولوی ظفر علی خان صاحب نے لکھا کہ جو حکومت برطانیہ سے سرکشی کرے وہ مسلمان ہی نہیں اور بادشاہ سلامت کے پسینے کے ایک قطرے کی بجائے خون بہانے کے لئے تیار ہیں۔

انگریز کی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تعریف فرمائی اس کی ایک وجہ حضور نے یہ بیان فرمائی کہ مخالف علماء انگریز کے پاس جا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں شکایتیں کرتے تھے کہ یہ حکومت کا دشمن ہے اور سخت نقصان پہنچائے گا چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد عبد اللہ صاحب اس کام میں پیش پیش تھے۔

جہاں تک اس اعتراض کا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو انگریز کا خود کاشتہ پودا تسلیم کیا ہے۔ حضور نے فرمایا اس میں انتہائی دجل سے کام لیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل الفاظ یہ ہیں:

"مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد اور بد اندیش جو بوجہ اختلاف عقیدہ کسی وجہ سے مجھ سے بغض اور عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دشمن ہیں میری نسبت یا میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور گورنمنٹ کے معزز حکام تک پہنچاتے ہیں اس لئے اندیشہ ہے کہ انہیں ہر روز کی مفتریانہ کاروائیوں سے گورنمنٹ عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں ضائع اور برباد نہ جائیں جس کو پچاس سال کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جاں نثار خاندان ثابت کر چکا ہے اور جس کی نسبت ہمیشہ گورنمنٹ کے حکام نے اپنی مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں گواہی دی ہے کہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیر خواہ اور خدمت گزار ہیں۔ اس خود کاشتہ پودا کی نسبت نہایت حزم و احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے۔"

(اشتہار ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۷ ص ۱۹)

حضرت مسیح موعودؑ کے اس ارشاد کی وضاحت کرتے ہوئے حضور نے فرمایا جس خاندان کے بارہ میں حضور علیہ السلام نے خود کاشتہ پودا کے الفاظ تحریر فرمائے ہیں وہ احمدی نہ تھا بلکہ مخالف تھا اور خاندان کے لوگ یہ کہتے تھے کہ نبوت کا دعویٰ کر کے حکومت کو مخالف کر لیا ہے لہذا اس خاندان کی وفاداری کے بارہ میں حضور علیہ السلام نے حکومت کو وضاحتی تحریر لکھی اور جس خاندان کا ذکر ہے وہ سنی ہے نہ کہ احمدی۔

برطانوی حکومت کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ سکھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کی ساری جاگیریں ضبط کر لیں اور جو بچا کھچا تھا وہ آپ کے والد صاحب نے مقدمات میں خرچ کر دیا اور انگریزوں نے ان جاگیروں میں سے کچھ بھی واپس نہ کیا اس کے برعکس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف مولوی محمد حسین بٹالوی کو چار مربعے زمین انگریز نے دی اور دوسرے مسلمانوں کو بھی خطابات سے نوازا۔

زیر بحث الزام کے ایک اور پہلو پر روشنی ڈالتے ہوئے حضور نے فرمایا خود کاشتہ پودے کا الزام صرف جماعت احمدیہ پر ہی نہیں بلکہ دوسرے فرقوں

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ فروری ۱۹۸۵ء

بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ گزشتہ جمعہ میں میں نے حکومت پاکستان کی طرف سے شائع کردہ مبینہ قرطاس ابیض میں سے ایک الزام احباب کو پڑھ کر سنایا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں کہ جدید محققین نے ثابت کردیا ہے کہ احمدیت انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے جو برطانوی سلطنت کے مفادات کے تحفظ کی خاطر لگایا گیا ہے۔ اس کے پہلے حصہ کا جواب میں نے گزشتہ خطبہ میں دیا تھا جہاں تک انگریزوں کے مفادات کے تحفظ کا تعلق ہے اس کے متعلق میں آج احباب کو مخاطب کروں گا۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ انگریزوں کا سب سے بڑا مفاد یہ تھا کہ ہندوستان میں سلطنت برطانیہ کو استحکام حاصل ہو اور اس غرض کے لئے وہ ہندوستان میں عیسائیت کو فروغ دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ لارڈ لارنس پنجاب کے لفٹنٹ گورنر سر ڈونلڈ میکلوڈ، وزیر ہند سر چارلس ووڈ اور وزیر اعظم لارڈ پامرسٹن کے بیانات سے عیاں ہے کہ انگلستان کا مفاد اس بات میں تھا کہ ہندوستان میں عیسائیت کو فروغ حاصل ہو اور اس طرح برطانوی سلطنت کو استحکام نصیب ہو۔ اس مقصد کے حصول کی خاطر انگریزوں نے سارے ہندوستان میں عیسائی پادریوں کا جال بچھا دیا اور عیسائیت کا پرچار اس کثرت سے ہونے لگا کہ مسلمان علماء سجادہ نشین، پیر، فقیر اور عام مسلمان بھی کثرت سے عیسائی ہونے لگے۔ مسلمانوں سے عیسائی ہونے والوں نے اسلام اور مقدس بانی اسلام کے خلاف ایسی زہرناک کتابیں لکھنا شروع کیں کہ ہندو اخبارات نے یہاں تک لکھ دیا کہ اب اگر دوبارہ ہندوستان میں غدر ہوا تو مسلمانوں سے عیسائی ہو جانے والے پادریوں کی ان کتابوں کی وجہ سے ہوگا۔

حضور نے فرمایا ایسے خطرناک حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا کہ اسلام کی زندگی اس بات میں ہے کہ عیسائیوں کا مصنوعی خدا مر جائے کیونکہ مسیح کی وفات کے بغیر اسلام زندہ نہیں رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا میری ایک ہی خواہش ہے کہ صلیب ٹوٹ جائے اور خدا کی قسم میں صلیب کو یقیناً توڑ کر رہوں گا خواہ اس راہ میں میرے جسم کی دھجیاں بکھیر دی جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس عظیم الشان عزم کے مقابل پر مسلمان علماء کا کردار یہ تھا کہ جب امرتسر میں ڈپٹی عبداللہ آتھم اور ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مباحثہ ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر حیات و وفات مسیح پر گفتگو ہوئی تو ہم عیسائی پادریوں کا ساتھ دیں گے۔ عیسائیت کی مخالفت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کامیاب اسلامی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اس بات کا غیروں نے بھی اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ مولوی نور محمد صاحب نقش بندی نے مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ترجمہ قرآن مجید پر جو دیباچہ لکھا ہے اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھوں پادری لیفرائے کی شکست کا ذکر کیا ہے نیز پنجاب سے کر ولایت تک کے پادریوں کی شکست کا اعتراف کیا ہے۔ اسی طرح

سیکنڈے نیویا میں عیسائی چرچ کی کمیٹی کے ایک ممبر برٹل وائبرگ (BERTEL WIBERG) نے کہا ہے کہ احمدیہ جماعت عیسائیت کی دشمن ہے اور اسلام کی کھوئی ہوئی اس عظمت کو بحال کرنے کے درپے ہے جو اسلام کو آنحضرت

پر بھی لگایا گیا ہے۔ چنانچہ رسالہ چٹان میں بریلویوں کو انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا گیا اور رسالہ طوفان میں اہل حدیث کو نجدیت کا نام دے کر انگریز کا خود کاشتہ پودا قرار دیا گیا۔ مزید برآں حضور نے فرمایا کہ یہ لوگ خود تسلیم کرتے ہیں کہ ہم انگریز کے قائم کردہ ہیں چنانچہ دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگ بنیاد انگریز لفٹیننٹ گورنر سر جان سکاٹ ہیوٹ نے رکھا۔ اور اس وقت علماء نے کہا کہ یہ دارالعلوم قائم کرنے کا مقصد حکومت کی وفاداری کرنا ہے اور اس موقع پر یہ جواز بھی پیش کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کا منبر بھی ایک نصرانی نے بنایا تھا۔ اس لئے ہم دارالعلوم کی بنیاد ایک نصرانی سے رکھوا رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا یہی وہ تحریک ہے جسے مسلسل انگریز کی حمایت حاصل رہی اور اب بھی ہے انہیں کے ذریعہ انگریز نے ترکی میں مسلمان حکومت کے خلاف جہاد کی تحریک چلائی تھی۔ اور یہی لوگ آج سارے پاکستان پر قابض ہیں اور مغربی طاقتوں کے بل بوتے پر فوج کے ذریعہ انہیں پاکستان پر مسلط کیا جا رہا ہے۔ حضور نے فرمایا ان تاریخی حقائق سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث اور تحریک نجدیت انگریز کے خود کاشتہ پودے ہیں لیکن ان سارے حقائق کے باوجود ہمارا یہ مسلک نہیں کہ انہیں یہ الزام دیں کیونکہ مذہبی تحریک آزاد ہے اور فرقے کسی کی پشت پناہی سے نہیں بنتے ہاں انہیں انگریز نے اپنے مقصد کے لئے استعمال کیا ہے اور یہ اس کے آلۂ کار بنے رہے ہیں مگر کسی مذہبی عقیدے کی بنیاد انگریز نے نہیں ڈالی۔

اس امر پر روشنی ڈالتے ہوئے کہ جماعت احمدیہ کی بنیاد خدا تعالیٰ نے رکھی ہے حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد پیش فرمایا:-

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک میرے ساتھ وفا کرے گا اور اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے تمہارے ناک گھس جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعائیں نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک کہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے"

آخر میں حضور نے دعا کی تحریک کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں غیر ملکی سازشوں سے نجات بخشے۔

اللہ تعالیٰ کا احسان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔"

(اشتہار تبلیغ رسالت جلد دہم)

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں پہلی صدی ہجری میں حاصل تھی۔

ایک اور مصنف ہربرٹ گوٹز نے لکھا ہے کہ جماعت احمدیہ عیسائیوں کو حلقہ بگوش اسلام کرنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس کا ہدف مسیحیت ہے۔ ہالینڈ میں ڈاکٹر ہسین نے جماعت کے خلاف ایک مضمون لکھا جس کے جواب میں وہاں کے ایک آزاد کیتھولک اخبار ٭٭ ھر نے جماعت احمدیہ کی اصل حقیقت بیان کرتے ہوئے لکھا کہ یہ جماعت اسلام کی نمائندہ جماعت ہے اور اسی نسبت سے اپنا پورا حق رکھتی ہے۔ اس کی مخالفت کرنے والے کیتھولک خیالات کے حامل ہیں۔

جماعت احمدیہ کے خلاف عیسائیت کی سازشوں کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ اخبار جدید اردو رپورٹ بمبئی نے ایک اور اخبار نئی دنیا کے حوالے سے لکھا ہے کہ عیسائی سازش کر کے اپنے سرمایہ کے زور سے مسلمانوں میں پھوٹ ڈلواتے ہیں اور جب بھی جماعت احمدیہ یورپ و افریقہ میں عیسائیت کے خلاف تبلیغی میدان میں سرگرم عمل ہوتی ہے تو عیسائی دنیا پاکستان میں جماعت کے خلاف ہنگامہ کروا دیتی ہے۔

اس امر کا تازہ ثبوت یہ ہے کہ پاکستان نیشنل کانشنٹ کارپارٹی کے صدر مسٹر پطرس گل نے کچھ عرصہ قبل ایک بیان میں مطالبہ کیا کہ پاکستان کے مسیحیوں کو احمدیوں سے بچایا جائے اور جماعت کے مراکز اور لٹریچر پر پابندی لگائی جائے چنانچہ حکومت نے ایسا ہی کیا اور اس پر چوہدری سلیم اختر صاحب عیسائی نے ان اقدامات کا پرجوش خیر مقدم کیا اور صدر پاکستان کو مبارکباد دی۔ ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ عیسائیت کے مفادات کا تحفظ تو وہ کر رہے ہیں جو ان کے اشارے پر عیسائیت کی مدد کر رہے ہیں اور عملاً استعماری طاقتوں کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں

مجلس احرار کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا منیر انکوائری رپورٹ جو ایک اعلیٰ پایہ کی دستاویز ہے احرار کے خدوخال کو خوب واضح کرتی ہے اس رپورٹ کے مطابق پاکستان بننے کے بعد بھی پاکستان میں رہنے والے احراری پاکستان کو پلیدستان قرار دیتے رہے اور اس حد تک کہا کہ پاکستان ایک بازاری عورت ہے جسے احرار نے مجبوراً قبول کیا ہے۔ یہ لوگ آج بھی ایسا ہی سمجھ رہے ہیں اور پاکستان سے بازاری عورت والا ہی سلوک کر رہے ہیں۔ جب عدالت نے ان سے پوچھا کہ تم پاکستان میں غیر مسلموں کے حقوق تلف کرنے کی سوچ رہے ہو اگر یہی سلوک دیگر غیر مسلم ممالک ان ممالک میں رہنے والے مسلمانوں سے کریں تو کیا تم اس کو قبول کر لو گے تو یہی لوگ تھے جن کے نمائندوں سید ابوالاعلیٰ مودودی، سید محمد احمد قادری، اور مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری جیسے لوگوں نے بلا تامل ہاں میں جواب دیا ہندوستان میں مسلمانوں سے شودروں جیسا سلوک کیا جائے یا مسلمان عورتوں کی بے حرمتی کی جائے تو ان کے دلوں کو ذرہ بھر دکھ محسوس نہیں ہوتا۔ اور نہ عالم اسلام سے کوئی ہمدردی پیدا ہوتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ مسلمانوں پر جو بھی مظالم توڑے جائیں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ حال تھا وہ لوگ جو اسلام کی طرف منسوب ہونے کے دعویدار ہیں ان کے متعلق فرماتے ہیں۔ —

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حبِّ پیمبرم

اے خدا! ان پر بھی میں بددعا نہیں کرتا یہ جھوٹے سہی لیکن یہ حبِّ پیغمبر کا دعویٰ تو کرتے ہیں۔

قدیم اور جدید محققین کی تحقیق کا موازنہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کل تک جب ان مسلمان لیڈروں کو حق بات کہنے کی جرأت تھی اس وقت تک تو احمدیت کی یہ بالکل اور تصویر بناتے تھے۔ چنانچہ ایک بہت بڑے لیڈر ابوالکلام آزاد نے لکھا تھا:

"مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرضِ مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

دنیا کے تمام مسلمانوں کو مخاطب کرتے ہوئے حضور نے فرمایا اگر تمہاری رگوں میں اسلام کی غیرت اور حمیت ہے اور تمہاری رگوں میں زندہ خون ہے تو تمہاری زبانیں پابند ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے احسان کو یاد رکھیں اور جب تک حمایت اسلام کا جذبہ موجود ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صفِ اول میں اسلام کا جہاد کرنے والا قرار دیں۔

پس میں تم سے پوچھتا ہوں اور ہر احمدی تم سے یہ پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ وہ زندہ خون کیا ہوا۔ اس حمیتِ اسلامی پر کیا بنی کہ عیسائیت کے خلاف اسلام کے سب سے بڑے پہلوان جلیل پر تم یہ الزام لگا رہے ہو کہ عیسائیت نے اپنے مفاد کی خاطر اس پودے کی آبیاری کی تھی۔ اور یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے تمہارا خون کس نے چوس لیا ہے وہ کونسی چمگادڑ ہے جو آج تمہاری رگوں میں اپنے دانت گاڑے ہوئے ہے اور اسلامی حمیت کا خون چوس رہی ہے اور تمہیں اس کا احساس نہیں ہو رہا۔ اگر یہ خون آج بھی تمہاری رگوں میں دوڑ رہا ہو تو خدا کی قسم تم حضرت مرزا صاحب پر لعنتیں بھیجنے کی بجائے ہمیشہ رحمتیں بھیجتے چلے جاؤ اور اسلام کے اس قائدِ اوّل پر ہمیشہ درود پڑھو، جس نے اپنی جان، اپنی عزت اپنے مال اپنی اولاد اپنے ماں باپ سب کچھ قربان کر دیئے۔ وہ صرف ایک امید لے کر اٹھا، صرف ایک امید لے کر جیا صرف ایک امید کے پورا ہونے کی آرزو لے کر اس دنیا سے رخصت ہوا کہ کاش اس دنیا سے عیسائیت کی تعلیم ہمیشہ کے لئے مٹا دی جائے ایک ہی تعلیم ہو اور وہ میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ؐ کی تعلیم ہو۔ ایک ہی کتاب ہو جو میرے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ ؐ کی کتاب ہو اور ایک ہی رسول ہو جو عزت سے یاد کیا جائے یعنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم،

آج یہ تمہارے نزدیک اسلام کا سب سے بڑا غدار ہے اور تم۔ وہی جو مسلمانوں کی رگ حمیت کا خون چوس رہے ہو اسلام کا پہلوان جلیل بن کر دنیا کے سامنے پیش ہو رہے ہو۔ خدا کی قسم تمہارا یہ دھوکہ نہیں چلے گا۔ ہم نہیں چلنے دیں گے۔ ہم دنیا کو دکھا کر چھوڑیں گے کہ غدار کون ہے اور اسلام کا مجاہد اوّل کون؟

براہ کرم احباب اپنے تبدیلی ایڈریس سے فوراً اطلاع ضرور فرمایا کریں۔ جزاکم اللہ

بشکریہ احمدیہ گزٹ کینیڈا دسمبر ۱۹۸۴ء

احمدیت ـــــ اسلام کی تقویت کا باعث بنی ہے

از قلم محترم علی جان خان صاحب آف کینیڈا

جناب محمد علی صاحب نعیم کا ایک مضمون بعنوان "قادیانی مذہب پر تحقیقی نگاہ" اخبار لیڈر ماہ اگست و ستمبر ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مضمون نگار کو یا تو احمدیت کی تعلیم سے ناواقفیت ہے یا تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں۔ ورنہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کو احمدیت کی صحیح تعلیم کا علم ہو اور اس قسم کی باتیں کریں جب کہ ان کے ہی کئی بزرگوں نے احمدیت کی نہ صرف تعریف کی بلکہ اسے صحیح اسلام قرار دیا چنانچہ قارئین کرام کی خدمت میں چند اقتباسات پیش ہیں۔

مولانا محمد علی جوہر مرحوم احمدیت کے بارہ میں رقم طراز ہیں :-

• ناشکر گزاری ہوگی اگر جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی جماعت احمدیہ) اور ان کی اس منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات بلا اختلافِ عقیدہ تمام مسلمانوں کی بہبودی کے لئے وقف کر دی ہیں۔ یہ حضرات اگر اس وقت ایک جانب مسلمانوں کی سیاست میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں بھی انتہائی جدوجہد سے منہمک ہیں اور وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس منظم فرقہ کا طرزِ عمل سوادِ اعظم اسلام کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں بیٹھ کر خدماتِ اسلام کے بلند بانگ و در باطن ہیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہوگا"

(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

۲۔ "اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں وہ سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح کسی فرد یا جماعت سے مرعوب نہیں ہے اور خالص اسلامی خدمات سر انجام دے رہی ہے" (اخبار مشرق گورکھپور ۱۲ ستمبر ۱۹۲۷ء)

۳۔ "احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی قوت اور شان سے قائم رکھ کر اس کی مزید تبلیغ و اشاعت کرنے ... خلاصہ یہ کہ بابیت اسلام کو مٹانے کے لئے آئی ہے اور احمدیت اسلام کو قوت دینے کے لئے اور اسی کی برکت ہے کہ باوجود چند اختلافی مسائل کے احمدی فرقہ اسلام کی سچی اور پرجوش خدمت ادا کرتا ہے جو دوسرے مسلمان نہیں کر سکتے۔"

(رسالہ دلگداز ماہ جون سنہ ۱۹۰۶ء)

مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں "مرزائیوں کو ان کے قادیانی مذہب کے پرچار سے روکا نہیں گیا بلکہ اسلام کا نام لے کر قادیانیت کی تبلیغ کرنے سے روکا گیا ہے"

سبحان اللہ ! کیا خوب استدلال ہے۔ احمدیوں کا مذہب سوائے اسلام کے ہے ہی نہیں تو قادیانیت کا ذکر بے تعلق ہے۔ اور اسلام کی تبلیغ سے نہیں روکا گیا تو کس سے روکا گیا ہے۔ کیا کبھی کسی احمدی نے اپنے مذہب کا نام قادیانیت لکھا یا بتایا ؟ اگر نہیں تو کسی کو کیا حق پہنچتا ہے کہ کسی کے مذہب کا نام تجویز کرے۔ کیا اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کو بھی آج تک کوئی داروغہ مقرر کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایسے ہی لوگوں کے لئے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بدگمانی نے تمہیں مجنون و اندھا کر دیا
ورنہ تھے میری صداقت پر براہیں بے شمار

اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ جب بھی کوئی

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

کا اقرار کرے تو وہ مسلمان ہے اور کسی دوسرے کو حق نہیں پہنچتا کہ وہ اسے غیر مسلم کہے۔ دلوں کا بھید اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا۔ اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ آلہ وسلم ایک مرتبہ اپنے ایک نامور صحابی سے ناراض ہوئے جنہوں نے ایک شخص کو کلمہ پڑھنے کے باوجود قتل کیا کیونکہ صحابی کا خیال تھا کہ اس شخص نے منافقت سے کلمہ پڑھا تا قتل سے بچ جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا اور آپ نے اس صحابی سے فرمایا هَلْ شَقَقْتَ قَلْبَهٗ کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا"

مضمون نگار نے محض متعصب مخالفین کی کتب سے حضرت مرزا صاحب پر الزام لگایا کہ حضور نے تمام مسلمانوں کو "کنجریوں کی اولاد" کہا ہے۔ اصل کتاب کا اگر وہ مطالعہ کرتے تو وہ یہ الزام لگانے کی کبھی جرأت نہ کرتے۔ حضور نے اپنی کتاب "آئینہ کمالاتِ اسلام" کے عربی حصہ میں اپنے وقت کی حکمران ملکہ وکٹوریہ کو نصیحت فرمائی کہ وہ مسلمانوں پر شفقت کی نظر رکھے کیونکہ مسلمان حکومت کے خیر خواہ اور وفادار ہیں۔ اور اس لحاظ سے مسلمان ہر قسم کی ہمدردی اور رعایت کے مستحق ہیں۔ بھلا اس کتاب میں وہ کس طرح انہیں کنجریوں کی اولاد لکھ سکتے تھے۔ دراصل مخالفوں کی محض شرارت ہے کہ انہوں نے عربی جملہ "ذریۃ البغایا" کا ترجمہ از خود کیا کنجریوں کی اولاد کیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ حضرت مرزا صاحب نے اخبار الحکم جلد ۷ نمبر ۷ " میں ۔ " اے سرکش انسان " کیا ہے

اور یہ عربی لغت تاج العروس کے ترجمہ کے عین مطابق ہے "یعنی ہدایت سے دور" اور پھر یہ عام مسلمانوں یا غیر مسلموں کے لئے نہیں بلکہ صرف ان کے لئے ہے جو شرارت میں حد سے بڑھ گئے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مقدس پر گندے اعتراضات کرتے تھے جیسا کہ پنڈت لیکھرام اور اس کے ہمنوا پادری اور اسی طرح جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کو بدنام کرنے کے لئے اور ذلیل کرنے کے لئے ننگی گالیاں دیں جیسا کہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی جن کی گالیاں سن کر ڈاکٹر سر محمد اقبال کو بھی کہنا پڑا :۔

واہ سعدی دیکھ لی گندہ دہانی آپ کی
خوب ہوگی مہتروں میں قدردانی آپ کی
بیت ساری آپ کی بیت الخلاء سے کم نہیں
ہے پسندِ خاکروباں شعر خوانی آپ کی

(آئینہ حق نما صفحہ ۱۰۷)

اس سخت کلامی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مرزا صاحب نے فرمایا نعوذ باللہ من ھتک العلماء الصلحین وقدح الشرفاء المھذبین سواء کانوا من المسلمین او المسیحیین او الاٰریۃ

پھر فرماتے ہیں: لیس کلامنا ھذا فی اخیارھم بل فی اشرارھم "ہمارا یہ سخت کلام شرفاء کے متعلق نہیں بلکہ شر پسند لوگوں کے لئے ہے۔ (الہدیٰ صفحہ ۶۸)

مضمون نگار نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ احمدیوں کے خلیفہ نے لکھا ہے کہ ہمارا مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم قرآن مجید۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ کے مسائل میں بھی اختلاف ہے یہ بات تو قابل اعتراض نہیں ہو سکتی کیونکہ خود حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمان صرف نام کے مسلمان رہ جائیں گے۔ ان میں اسلامی روح نہیں ہوگی۔ قرآن مجید کو صرف رسمی طور پر پڑھیں گے مفہوم اور معانی سے بے خبر ہوں گے مسجدیں ان کی بے شمار ہوں گی لیکن سب کی سب ہدایت سے خالی اور ان کے بعض علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے " (مشکوٰۃ کتاب العلم صفحہ ۳۰)

پس تمام جماعت احمدیہ کا منشا، صرف اتنا ہے کہ مسلمانوں کا ایمان اللہ تعالیٰ پر۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اور دیگر ارکان اسلام پر رسمی ہوگا اور احمدیوں کا حقیقی۔ اس میں تو کوئی قابل اعتراض بات نہیں خود مسلمان مولویوں کو اپنی اس حالت کا اعتراف ہے اس سلسلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا بیان سنیں :۔

" افسوس ان مولویوں پر جن کو ہم ہادی۔ رہبر۔ ورثۃ الانبیاء سمجھتے ہیں ان میں یہ نفسانیت یہ شیطنت بھری ہوئی ہے تو پھر شیطان کو کس لئے برا کہنا چاہیئے۔ (اہل حدیث ۱۰ نومبر ۱۹۱۱ء)

"بعینہٖ وہی عقاید باطلہ جن کی تغلیط کے لئے خدا نے ہزارہا انبیاء بھیجے تھے ان تمام کو مسلمانوں نے اختیار کر لئے"
(تفسیر ثنائی امرتسری جلد ۲ صفحہ ۹۷)

محمد علی نعیم صاحب کا یہ اعتراض کہ حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کو کافر کہا ہے " الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے " کی مثال کے مترادف ہے اگر انہوں نے حضرت مرزا صاحب کی کتب کا مطالعہ کیا ہوتا تو ان کو پتہ چل جاتا کہ پہلے تو مولویوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تھا۔ آپ ایک لمبے عرصہ تک ان لوگوں کو متنبہ کرتے رہے کہ ایک کلمہ گو کو کافر کہنا حدیث نبوی کی رو سے خطرناک ہے اور ایسا کرنے سے انسان خود کافر ہو جاتا ہے، مگر باوجود کئی سال تک سمجھانے کے وہ تکفیر بازی سے باز نہ آئے اور اپنے فتوے میں دلیر ہوتے گئے اور اس حدیث کے مطابق کہ جو کلمہ گو کو کافر کہے گا وہ خود کافر ہو جاتا ہے" انہیں کافر کہا۔ اس کے بعد وہی مولوی شور مچانے لگے کہ دیکھو یہ شخص مسلمانوں کو کافر کہتا ہے اس سے بڑھ کر دھوکہ دہی اور کیا ہو سکتی ہے۔

محمد علی صاحب نعیم نے اپنے مضمون میں یہ تاثر پیدا کرنے کی بھی کوشش کی ہے کہ جماعت احمدیہ کے قیام میں انگریزوں کا بھی ہاتھ تھا لیکن کیا ہر شخص پر بات نہیں جانتا کہ دنیا میں یہی ایک جماعت ہے جس نے اسلام کے دفاع میں انگریزوں کے مذہب یعنی عیسائیت کا ڈٹ کر مقابلہ کیا عیسائیت جس تیز رفتاری کے ساتھ ہندوستان اور افریقہ میں پھیلتی چلی جا رہی تھی اس کو دیکھ کر عیسائیوں کو یقین ہو گیا تھا کہ ان کا مذہب بہت جلد دنیا پر چھا جائے گا۔ اور پادری صاحبان اپنی فتح کے گھمنڈ میں بلند بانگ دعاوی کی ڈینگیں مار رہے تھے۔ ان کو یقین ہو گیا تھا کہ ساری دنیا بہت جلد عیسائیت کی لپیٹ میں آ جائے گی اور صلیب کی چمکار ساری دنیا کی آنکھوں کو خیرہ کر دے گی۔ چنانچہ مشہور امریکن پادری جان ہنری بیرو نے اپنے ایک لیکچر میں جو انہوں نے ہندوستان میں دیا تھا کہا :

" اب میں اسلام کے ممالک میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ترقی کے نتیجہ میں صلیب کی چمکار آج ایک طرف لبنان پر ضو فگن ہے اور دوسری طرف فارس کے پہاڑوں کی چوٹیاں اور باسفورس کا پانی اس کی چمکار سے جگ مگ کر رہا ہے یہ صورت حال پیش خیمہ ہے۔ اس آنے والے انقلاب کا جب قاہرہ۔ دمشق اور تہران کے شہر خداوند یسوع مسیح کے خدام سے آباد نظر آئیں گے۔ حتیٰ کہ صلیب کی چمکار صحرائے عرب کے سکوت کو چیرتی ہوئی وہاں بھی پہنچے گی اس وقت خداوند یسوع مسیح اپنے شاگردوں کے ذریعہ مکہ کے شہر اور خاص کعبہ کے حرم میں داخل ہوگا"

عیسائیت کی اس عظیم ترقی اور اسلام اور مسلمانوں کی خستہ حالی کو دیکھ کر مولانا حالی نے مسدس تصنیف فرمائی جس میں انہوں نے مسلمانوں کی زبوں حالی کا دردناک مرثیہ لکھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اسلام کو جلد بچائے۔ اس نظم کے دو اشعار ملاحظہ فرمائیں

فریاد ہے اے کشتیٔ امت کے نگہبان
بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں
خطروں میں بہت جس کا جہاز آکے گھرا ہے

حضرت مرزا صاحب کی ساری عمر عیسائیت کے استیصال میں گزر گئی۔ آپ پہلے انسان ہیں جنہوں نے انگلینڈ اور دوسری یورپین اقوام اور پادریوں کو کھلے کھلے الفاظ میں دجال قرار دیا۔ انجیلی تعلیم کی وہ خبر لی کہ ممکن نہیں کہ اسے پڑھ کر کوئی عیسائی خوش ہو اور آج عیسائیت کی زبردست شکست کا ثبوت حضرت مرزا صاحب اور آپ کی قائم کردہ جماعت کی کوششیں ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی کہ قوی دلائل کے ذریعہ انہوں نے ایک طرف نہ صرف عیسائیت کی ترقی روک دی بلکہ اسے پیچھے دھکیل دیا اور دوسری طرف اسلام کو سرخروئی بخشی۔ پس یہ کہنا کہ حکومت انگریزی نے جس کا مذہب عیسائیت ہے حضرت مرزا صاحب کو اپنے ہی مذہب کی بیخ کنی کے لئے سازش کر کے کھڑا کیا جہالت کا مظاہرہ ہے۔ ان کے بزرگ ان کے اس اعتراض کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس وقت ہندوستان میں جتنے فرقے مسلمانوں میں ہیں سب کسی نہ کسی وجہ سے انگریزوں یا ہندوؤں یا دوسری قوموں سے مرعوب ہو رہے ہیں۔ صرف ایک احمدی جماعت ہے جو کسی سے مرعوب نہیں اور خالص اسلامی خدمات سرانجام دے رہی ہے"

(اخبار مشرق گورکھپور ۲۱ ستمبر ۱۹۲۷ء)

بالآخر محمد علی النجم صاحب سے درخواست ہے کہ اعتراضوں سے مقصد کبھی بھی حل نہیں ہوا کرتے۔ گزشتہ سو برس سے یہی اعتراضات بار بار دہرائے جا رہے ہیں لیکن جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہے اس ترقی کی رفتار دن بدن تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہے۔ تجربہ نے ثابت کر دیا ہے کہ آپ لوگ دلائل سے اور نہ اعتراضات کے ہتھیاروں سے جماعت احمدیہ کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ ہاں ایک ذریعہ ہے اگر آپ لوگ اختیار کر لیں تو شاید کامیابی ہو اور وہ یہ کہ سارے مسلمان متحد ہو کر ایک ہاتھ پر جمع ہو جائیں۔ شیعہ، سنی، بریلوی، چکڑالوی، دیوبندی، مودودی، اسماعیلی، یعنی تمام کے تمام فرقے جو بہتر کے قریب ہیں اپنے باہمی اختلافات کو خیرباد کہہ کر یک جان دو قالب ہو جائیں، اور تبلیغ اسلام کا کام جماعت احمدیہ سے بڑھ چڑھ کر دکھائیں اور اگر احمدیہ جماعت قرآن مجید کا چند زبانوں میں ترجمہ کرے تو آپ لوگ ایک سو زبانوں میں کر کے دکھائیں۔ اگر وہ سپین یا آسٹریلیا میں ایک ایک مسجد بنائیں تو پچاس پچاس مسجدیں بنائیں اور اسی طرح ہر تبلیغی کام میں احمدیوں پر سبقت لے جائیں اور یوں عوام احمدیوں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اس طریق پر آپ کا مدعا پورا ہو جائے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کا سینہ صداقت کو قبول کرنے کے لئے کھول دے۔ آمین۔

ایک ایمان افروز سچا عبرتناک واقعہ

پاکستان کے شہر کراچی کے ایک محلہ میں ایک شخص اللہ دتہ نامی رہتا تھا جس کے پڑوس میں ایک احمدی گھرانہ آباد تھا۔ سامنے جماعت احمدیہ کی مسجد تھی۔ اللہ دتہ احمدیت کا مخالف تھا اور مولویوں کے زیر اثر اتنا تھا کہ ہر وقت احمدیوں کو برا بھلا کہتا رہتا۔ ادھر مسجد میں نماز ہو رہی ہوتی ادھر یہ ایسی ایسی خرافات بکتا کہ خدا کی پناہ۔ ایک دن شام کے وقت مسجد میں گھس آیا اور موذن کو جو اذان دے رہا تھا اذان دینے سے منع کرنے لگا۔

یہ واقعہ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء سے پہلے کا ہے جب احمدیوں کے لئے پاکستان میں اذان دینے پر پابندی نہ تھی۔ جب موذن نے اذان جاری رکھی تو اس نے لاؤڈ سپیکر ہٹا کر پرے پھینک دیا پھر مسجد سے چٹائیاں اٹھا اٹھا کر باہر گلی میں پھینکنے لگا اسی اثناء میں اس کا بھائی بھی مسجد میں آ گیا اور اس کو زبردستی پکڑ کر اپنے گھر لے گیا مگر اللہ دتہ ضد کا پکا تھا۔ خدا کے گھر سے نکالا گیا تو کیا ہوا احمدی ہمسائے کے گھر پتھر اور غلاظت پھینکنا شروع کر دیا۔ ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کے بعد تو احمدیت کے خلاف اس کی کارروائیاں تیز ہو گئیں۔

ایک دن مسجد کی دیوار پر اشتہار چسپاں کرتا ہوا پکڑا گیا۔ اشتہار میں درج تھا کہ احمدیو! توبہ کر لو ورنہ تم پر بڑی تباہی آئے گی کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جاؤ وغیرہ وغیرہ جو کچھ ملاں نے اسے سکھایا تھا اس پر اس کا پکا ایمان تھا۔ احمدیوں کو خط بھی لکھتا تھا کہ امت مسلمہ صرف تمہاری وجہ سے پریشان ہے۔ ساری آفتیں جو ملک پر آ رہی ہیں ان کا باعث احمدی ہیں۔ وظیفہ کرنے میں بڑا پکا تھا گھر میں کے صحن میں ایک درخت تھا جس کے نیچے بیٹھا وظیفہ کرتا رہتا اسی درخت پر اس نے دو جھنڈے بھی گاڑ رکھے تھے چونکہ اس کا مکان مسجد کے عین سامنے واقع تھا اس لئے اس کی مغلظات سن کر نمازیوں کی طبائع بڑی مکدر ہوتی تھیں مگر دعا کے سوا وہ کیا کر سکتے تھے۔

خدا کا کرنا یہ ہوا کہ ۸ ستمبر ۱۹۸۴ء جمعہ کی رات کو اس نے پھانسی کا پھندا گلے میں ڈال کر خودکشی کر لی۔ اپنی بیوی کو پہلے ہی طلاق دے چکا تھا۔ پولیس گھر میں آئی لاش کا پوسٹ مارٹم ہوا۔ اس کی جیب میں سے رقعہ برآمد ہوا جس میں لکھا تھا کہ میں خودکشی کر رہا ہوں۔ اور میری قبر میرے گھر کے کمرے میں بنانا۔ اگلے دن جنگ اخبار میں یہ خبر چھپی کہ ایک جنونی آدمی نے خودکشی کر لی ہے۔ اس کے بھائی کا بیان ہے کہ ملاؤں کے زیر اثر رہ کر اور وظیفہ کر کر کے وہ اپنا دماغی توازن کھو بیٹھا تھا۔

اہل محلہ کو جب اس کی خودکشی کی خبر ملی تو سب نے لعن طعن کی جب تک گھر میں نعش پڑی رہی کوئی تعزیت کے لئے نہ آیا نہ ہی کسی نے کھانے کا بندوبست کیا۔ شام کو جب احمدی ہمسائے کو اس بات کا علم ہوا تو اس نے اپنی جیب میں سے رقم دے کر لواحقین کے لئے کھانے کا انتظام کرایا۔

(مرسلہ رشید احمد چوہدری لندن)

امریکہ میں مساجد و مراکز کے منصوبہ میں احمدی خواتین کی مخلصانہ پیشکش

الحمدللہ کہ احمدی خواتین سیدنا حضرۃ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مبارک تحریک برائے مراکز و مساجد کی امریکہ میں تعمیر و قیام کیلئے لگاتار اپنے قیمتی زیورات پیش کر رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کو جزائے خیر دے اور انہیں دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرما دے اور ہمیشہ اپنے فضل سے نوازے۔ اس عرصہ میں مندرجہ ذیل بہنوں کی طرف سے زیور موصول ہوا۔

۱۔ محترمہ سلیمہ شیخ صاحبہ نیویارک — ایک عدد ہار طلائی، ایک جوڑی کانٹے۔ انگوٹھی طلائی

۲۔ محترمہ ناہید خالد صاحبہ نیویارک — کڑے دو۔ چوڑیاں چھ

۳۔ عائشہ حمید صاحبہ نیویارک — طلائی چوڑیاں دو عدد

۴۔ محترمہ ساجدہ ارشد صاحبہ OHIO, — 8 عدد کڑے طلائی، انگوٹھی ایک۔ طلائی ہار۔ زنجیر بالیاں ایک جوڑی کانٹے

اللہ تعالیٰ ان سب بہنوں کے ایثار و اخلاص کو قبول فرمائے اور بے حد اور بابرکت دے (آمین)

خاکسار شیخ مبارک احمد

نماز باجماعت

حضرت مصلح موعودؓ نے ۱۹۲۵ء میں ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا۔

"میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہے۔ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند انسان خواہ وہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ پھر بھی میرے نزدیک اس کی اصلاح کا موقع ہاتھ سے نہیں گیا۔ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گیا ہو اس کی ضرور اصلاح ہو سکتی ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا"۔

نیز فرمایا۔ "میرے نزدیک ان ماں باپ سے بڑھ کر اولاد کا کوئی دشمن نہیں جو بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے"۔

(الازہار لذوات الخمار ص ۱۲۴)

تحریک جدید کے وعدے بھجوائیں

احباب جماعت کو معلوم ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرما چکے ہیں اور ماہ نومبر سے نیا سال شروع ہو چکا ہے تمام جماعتوں سے گزارش ہے کہ نئے سال کے وعدے تمام افراد جماعت سے حاصل کر کے مکرم وکیل المال ثانی صاحب بتوسط واشنگٹن ہیڈکوارٹر کو جلد از جلد بھجوا دیں نیز ساتھ ساتھ تدریجی وصولی کا بھی انتظام کریں۔

تقویٰ کا اعلیٰ معیار یہ ہے کہ ہر احمدی باشرح چندہ ادا کرے باقاعدہ اور باشرح چندہ ادا کرنا رزق اور مال میں خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے

شکریہ احباب

خاکسار کے والد صاحب کی وفات پر ملکی و غیر ملکی احباب نے جس شفقت و ہمدردی سے اظہار تعزیت فرمایا اس کے لئے ہم سب ان کے ممنون ہیں اس سے دل کو بہت ڈھارس ہوئی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد نے بھی بڑے پیار سے ہمارے اس غم میں شرکت کر کے دلداری فرمائی جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ فرداً فرداً سب کا شکریہ ادا بھی کرنا ہے سردست گزٹ کے ذریعہ ہم ان احباب کے تعزیتی جذبات کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور سب پسماندگان کے لئے عموماً اور خصوصاً اپنی والدہ صاحبہ کے لئے خاص دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

والسلام مرزا محمد افضل مبلغ شکاگو۔

روزنامہ جنگ لاہور

اتوار ۲۰ جمادی الاول ۱۴۰۵ھ ۱۱ فروری ۱۹۸۵ء

جناب حنیف رامے کا یہ مضمون قطعی طور پر ان کا ذاتی نقطۂ نظر ہے۔ اس سے جہاں ادارے کا اتفاق ضروری نہیں، وہاں لاتعداد مسلمانوں کو اس سے اختلاف ہوگا تاہم اس اختلاف لانے کے لیے "جنگ" کے صفحات حاضر ہیں۔

دس فروری ۱۹۸۵ء کے اخبارات میں فیصل آباد کی اس خبر نے دل دہلا کر رکھ دیا ہے کہ تقریباً بیس بائیس احمدیوں کو اس "جرم" میں گرفتار کر لیا گیا ہے کہ انہوں نے اپنے سینوں پر کلمہ طیبہ کے بیج لگا رکھے تھے اس سے بھی بڑھ کر خبر کا یہ حصہ غور طلب ہے کہ کچھ مقامی علماء نے اس پر اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا ہے۔ بہت سے افراد کے نزدیک یہ ایک عام سی خبر ہے یوں بھی بہت سے لوگ اس قدر سنگ دل اور بے حس ہو چکے ہیں کہ یہ سن کر ان کی صحت پر کوئی برا اثر نہیں پڑتا کہ کسی فرقے یا اقلیت کی مذہبی آزادی کو سلب کیا جا رہا ہے شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مجموعی طور پر ساری قوم ہی آج کل اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہے لیکن اس کا مطلب یہ تو نہیں کسی نے ہم پر زیادتی کی ہے تو قرآن پاک میں سورۃ المائدہ کی دوسری آیت کی زبان میں "ہمارا غصہ ہمیں اتنا ہی مشتعل کر دے کہ ہم غیر عادلانہ رویہ اختیار کرنے لگیں" پاکستان کے ایک شہری کے طور پر میں سچے دل سے محسوس کرتا ہوں کہ اس وقت پاکستان میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارا رویہ اسی غیر عادلانہ رویئے کے زمرے میں آتا ہے اگر بات یہیں تک محدود رہتی تو شاید سیاستدانوں کی روایتی بزدلی کا شکار ہو کر میں بھی زبان نہ کھولتا اور ایک مختصر سی اقلیت کی خاطر اکثریت کے تند و تیز مذہبی ترجمانوں کی مخالفت مول لینے کی جسارت نہ کرتا لیکن بات جماعت احمدیہ کی مخالفت سے آگے بڑھ کر براہ راست خداوند تعالیٰ اور اس کے رسول مقبولؐ کے کلمے کی مخالفت تک جا پہنچی ہے۔ وہ علماء اور مذہبی جماعتوں کی وہ قیادتیں جو یہ بتاتے نہیں تھکتیں کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الٰہ الا اللہ" آج ان کا کام یہ ٹھہرا ہے کہ وہ اس کلمے کو پھیلانے کے بجائے مٹانے پر تل گئی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایک مصرع پورے برصغیر میں زبان زد عام ہے "قربان کنکروں کو کلمہ پڑھانے والے"۔ ہمارے علماء اس بات پر تو عش عش کر سکتے ہیں کہ کنکر بھی کلمہ پڑھ اٹھیں لیکن انہیں یہ برداشت نہیں کہ کچھ انسان کلمہ پڑھ لیں کیا محض اس لئے کہ یہ انسان مذہب کے بارے میں جداگانہ رائے رکھتے ہیں ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ سندھ کے ایک دور دراز کے گاؤں میں ایک ہندو بچے کی آنکھ میں مسجد نبوی کا ہیولہ نظر آ جائے تو اس کی تو زیارتیں شروع ہو جاتی ہیں لیکن ان لوگوں کی جان، مال، عزت آبرو خطرے میں ڈال دی جاتی ہے جو شعوری طور پر کلمہ پڑھتے ہیں۔ میں نے اپنے زندگی کے پچاس سالوں میں بارہا مسلمان علماء کو اس امر پر فخر کرتے دیکھا ہے کہ کسی عیسائی یا یہودی مصنف نے اپنی کتاب میں اسلام یا پیغمبر اسلام کے بارے میں کوئی اچھی بات لکھ دی ہو کیا آئندہ ہمارے علماء ان کتابوں کو بھی جلانے کا اہتمام کیا کریں گے۔

میں یاد دلانا چاہتا ہوں کہ اسلام پر صرف مسلمانوں کی اجارہ داری نہیں اسلام کا خدا رب العالمین ہے اس کے پیغمبر رحمۃ اللعالمین ہیں اور اس کا قرآن ذکر للعالمین ہے اسلام سب قوموں جمعیتوں اور گروہوں کی یکساں میراث اور امانت ہے دوسرے اسے جتنا بھی قبول کرتے چلے جائیں ہمیں اس پر ناراض ہونے کے بجائے خوش ہونا چاہئے لیکن ہمارے علماء نے جو طریقہ اختیار کر رکھا ہے اس سے نہ صرف اسلام کی اشاعت رک جائے گی بلکہ اسلام کے بارے میں دنیا بھر میں یہ تاثر پھیلے گا کہ یہودیت کی طرح یہ بھی ایک جابرانہ مذہب ہے جس پر چند گروہوں کی اجارہ داری ہے۔ حکومت وقت کے بقول پاکستان کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ پر اٹھائی جا رہی ہے پھر اس پاکستان میں کسی کو یہ حق کیسے پہنچتا ہے کہ وہ کسی دوسرے کی مذہبی آزادی چھین کر اس کا خدا بننے کی کوشش کرے کلمہ طیبہ تو انسان پر خدا کے سوا کسی کے غلبے کو تسلیم ہی نہیں کرتا اس لئے پاکستان میں ہر شخص ہر فرقے اور ہر اقلیت کو مذہبی آزادی ہونی چاہئے اور اگر وہ فرقہ یا اقلیت اسلام ہی کے کلمے کو اپنا کلمہ قرار دیتی ہے تو اس پر ناخوش ہونے کے بجائے طمانیت اور شادمانی کا اظہار کرنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے سلسلے میں اہل پاکستان اور حکومت پاکستان کو از سر نو غور کرنا ہوگا ۱۹۴۷ء میں جماعت اسلامی کے مقابلے میں جماعت احمدیہ نے پاکستان کی حمایت کی تھی آج جماعت اسلامی تو پاکستان اور پاکستان کے نظریئے کی ٹھیکیدار بن بیٹھی اور بنادی گئی ہے لیکن اس ملک میں جماعت احمدیہ کے سیاسی، اقتصادی، سماجی اور اب مذہبی حقوق بھی محفوظ دکھائی نہیں دیتے میری سوچی سمجھی رائے ہے کہ قومی سطح پر یہ ایک "ناروا زیادتی" ہے اور اس کا تدارک ہونا چاہئے۔

کلمہ طیبہ خداوند تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اگر ہماری حکومت اور ہمارے علماء نے احمدیوں کی مساجد کی پیشانیوں سے اسے مٹانے کی روش ترک نہ کی اور حد سے گزر کر احمدیوں کے سینوں سے بھی اسے نوچنا شروع کر دیا تو ایک بات طے ہے کہ کلمہ تو نہیں مٹے گا کیونکہ اس کا محافظ خود خداوند تعالیٰ ہے البتہ خدشہ ہے کہ اس کے مٹانے اور نوچنے والے کسی مصیبت میں مبتلا نہ ہو جائیں تکلف برطرف میرا وہم مجھے تھوڑا اور بھی آگے لے جاتا ہے اور میں ڈرتا ہوں کہ جس پاکستان میں اللہ کی مساجد سے اس کا کلمہ مٹانے کی کوششیں ہو رہی ہیں خواہ وہ مساجد احمدیوں ہی کی ہوں اگر اس کے باسی اس کلمہ دشمنی پر چپ رہے تو کہیں خدانخواستہ پاکستان ہی کو کوئی گزند نہ پہنچ جائے۔ میں حکومت وقت سے علمائے کرام سے اور ان سے بھی بڑھ کر پاکستان کے ساتھ محبت رکھنے والے عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ میری ان گزارشات پر ٹھنڈے دل سے سوچیں میں احمدی نہیں ہوں میرے دور و نزدیک کے رشتہ داروں میں بھی کوئی احمدی نہیں بس ایک سیدھے سادے پاکستانی مسلمان کے طور پر کلمہ دشمنی کی اس روش سے مجھے خوف آ رہا ہے یہ کلمہ دشمنی نہ صرف ہماری صفوں میں مذہبی رواداری کے فقدان پر دلالت کرتی ہے بلکہ ہمارے منافقانہ رویئے کی بھی غماز ہے غور کیجئے کہ ایک طرف تو ہم کلمہ دوستی کا دعویٰ کرتے ہیں پاکستان کا مطلب لا الٰہ الا اللہ کے نعرے لگاتے پھرتے ہیں اور دوسری طرف اسی پاکستان میں اس کلمے کو مٹانے کے درپے ہو گئے ہیں اس سے زیادہ منافقت کیا ہو گی یقیناً ہر انصاف پسند اسے کلمہ دوستی کے بجائے کلمہ دشمنی ہی قرار دے گا۔